82033 ـ كفاره سے بچنے كے ليے مرتد ہوا اور پھر نادم ہو كر توبہ كر لى

سوال

ميں براہ راست وہى سوال كرونگا جس نے مجھے ايك مدت سے بہت پريشان كر ركھا ہے، جب ميں پندرہ برس كا تھا تو ميں نے ماہ رمضان ميں روزہ كى حالت ميں مشت زنى كر لى، جب ميں نے اس كى تلافى كرنا چاہى تو ارتكاب كردہ گناہ كا حكم تلاش كرنے لگا، ميرے خيال ميں ميرے ذمہ جماع كا كفارہ ہے، اس ليے كہ ميں اس مشقت كو برداشت نہيں كر سكتا تھا تو ميں نے دل ميں سوچا كہ (نعوذ باللہ) ميں كافر ہو كر دوبارہ اسلام قبول كرلونگا تو اس طرح ميرا يہ گناہ معاف ہو جائيگا، اور يہ كفارہ ساقط ہو جائيگا.
اور حقيقت ميں نے ايسا ہى كيا ميں نے كہا كہ اب ميں كافر ہوں اور كل اسلام قبول كر لونگا، اس وقت ميرى عمر تيس برس ہے، اب تك ميں اس حادثہ كے متعلق سوچتا ہوں، جب بھى مجھے يہ واقعہ ياد آتا ہے ميں توبہ و استغفار كرتا ہوا كلمہ شہادت پڑھتا ہوں، الحمد للہ سارى عمر ہو گئى ہے نماز بھى ادا كرتا ہوں اور روزے بھى ركھتا ہوں، ليكن كيا مجھ پر مرتد ہونے كى حد قتل واجب ہوتى ہے تا كہ اللہ تعالى ميرى توبہ قبول كر لے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

شيطان ہر وقت انسان كے ليے باطل كو بنا سنوار كر پيش كرتا رہتا ہے اور وہ اسے بتدريج يہاں تك لے آتا ہے اسے علم ہى نہيں ہوتا اور وہ سب سے كبيرہ اور قبيح گناہ (شرك اكبر) كا مرتكب ہو جاتا ہے، اور انسان يہ خيال كرتا ہے وہ اس طرح اپنے نفس كے ليے بہترى كر رہا ہے.

يہ بتائيں كہ انسان مسلسل دو ماہ كے روزے ركھنے كى بجائے اللہ كے ساتھ كفر كى طرف كيسے بھاگ سكتا ہے، حالانكہ اللہ تعالى نے كفر كى حالت ميں مرنے والے پر جنت حرام كر دى ہے!!

ايسا كرنے والے كى مثال تو اس مزدور جيسى ہى ہے جو آگ كى لو ميں مزدورى كرے اور ايك چيز سے دور بھاگے تو اس سے بھى زيادہ قبيح اور برى ميں جا پڑے.

يہ تو ايك حيلہ ہے اس كى بنا پر اس كے ذمہ واجب چيز ساقط نہيں ہو گى، كيونكہ يہ حرام حيلہ ہے، بلكہ مطلق طور پر سب سے زيادہ حرام، علماء كے ہاں يہ قاعدہ اور اصول ہے كہ:

(حیلہ سے کوئی بھی واجب ساقط نہیں ہوتا، اور نہ ہی اس سے حرام چیز مباح ہوتی ہے).

اور پھر انسان کے پاس اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ اگر وہ عظیم گناہ کرے تو اللہ تعالی اسے توبہ، اور رجوع کرنے کی مہلت عطا کرےگا ؟

کیا یہ ممکن نہیں کہ کہیں اس کی زندگی وہ آخری لمحات ہی نہ ہوں جن میں وہ نعوذ باللہ کفر کا اعلان کر رہا ہے ؟

تو اس طرح اس کے دین و دنیا کے سارے اعمال ہی ضائع ہو جائیں، اور وہ ابدی جہنمی بن کر رہ جائے.

کیا وہ اس سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالی اسے اس شنیع اور برے عل کی سزا دیتا ہوا توبہ کرنے اور دوبارہ اسلام قبول کرنے کے درمیان حائل ہو جائے ؟

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

چنانچہ جب وہ ٹیڑھے ہی رہے تواللہ تعالی نے ان کے دلوں کو اور ٹیڑھا کر دیا، اور اللہ تعالی فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا الصف (5).

حاصل یہ ہوا کہ:

آپ نے جو اقدام کیا وہ بہت ہی برا ہے جس سے مومن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، اس اللہ کا شکر ہے جس نے آپ کو توبہ کی توفیق سے نوازا، اللہ تعالی سے ہم امید کرتے ہیں کہ اس نے آپ کی توبہ قبول کر لی ہو گی اور آپ کے گناہ بخش دیے ہونگے.

اور آپ کی توبہ کی تکمیل اس طرح ہو سکتی ہے کہ آپ کثرت سے اعمال صالحہ کریں، اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ کا ذکر اور قرآن مجید کی تلاوت اور استغفار بھی بکثرت کرتے رہیں، اور دینی علم حاصل کریں، اور آگے اس کی تعلیم دیں اور صدقہ و خیرات بھی کریں، اور اس کے ساتھ ساتھ دعوت الی اللہ کا کام بھی کرتے رہیں... الخ.

کیونکہ اطاعت کی کئی ایك اقسام ہیں، اس لیے آپ اس میں جتنی بھی زیادہ کوشش کرینگے اتنا ہی زیادہ اللہ تعالی آپ کےگناہوں کو بخش دےگا، اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور یقینا میں اسے بخش دینے والا ہوں جو توبہ کرتا ہے، اور ایمان لے آتا ہے، اور اعمال صالحہ کرتا ہے، پھر وہ ہدایت پر قائم رہتا ہے طہ (82).

دوم:

اسلام سے مرتد ہونے والے شخص کی سزا قتل ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جو شخص اپنا دین بدل لے اسے قتل کر دو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (3017).

اور جمہور علماء کرام (جن میں احناف، شافعیہ، اور حنابلہ شامل ہیں) کا قول ہے کہ توبہ کر کے اسلام کی طرف پلٹ آنے والے شخص سے یہ سزا ساقط ہو جاتی ہے، اور آپ کی حالت بالکل اسی طرح موافق آتی ہے.

مزید تفصیل کے لیے آپ المغنی ابن قدامہ (9 / 18) اور شرح مسلم للنووی (12 / 208) کا مطالعہ ضرور کریں.

سوم:

رمضان المبارك میں روزے کی حالت میں مشت زنی کرنے کا حکم یہ ہے کہ ایسا کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اور آپ پر صرف اس دن کی قضاء میں ایك روزہ رکھنا واجب ہے، اور جماع کا کفارہ نہیں.

سوال نمبر (50632) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے کہ جماع کے علاوہ کسی اور چیز کے ساتھ روزہ توڑنے سے کفارہ لازم نہیں آتا، صرف جماع کرنے سے ہی کفارہ لازم آئےگا.

واللہ اعلم .